جہیز، بری، مہندی تیل اور مائیوں پر پابندی لگائی جائے

حکومت تیجا، ساتا، چالیسواں جیسی رسومات ختم کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے (اسلامی نظریاتی کونسل)

اسلامی نظریاتی کونسل نے جہیز کی لعنت، شادی بیاہ کی دیگر مسرفانہ رسومات کے خاتمہ کیلئے اقدامات تجویز کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ ایکٹ ۱۹۷۶ء پر سختی سی عمل درآمد کرایا جائے۔ شادی بیاہ کے موقع پر زیورات کی نمائش کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ بارات میں دولہا کے ہمراہ کم سے کم افراد کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جائے اور باراتیوں کو دلہن کے گھر سے ایک چائے کی پیالی اور ایک دو بسکٹ کے سوا کوئی چیز نہیں کھلانی چاہئے۔ مقررہ تعداد سے زیادہ مہمان بلانے والوں یا ان کی تواضع کرنے والے کو مناسب سزا دی جانی چاہیے۔ ملک کے قائدین بالخصوص ممتاز علمائے کرام، صدر مملکت، وزیراعظم، وزراء اور دوسرے اہم افراد کو شادیوں کی ایسی تمام تقاریب میں شرکت سے احتراز کرنا چاہیے۔ جوان کے خاندان اور انتہائی قریبی دوستوں کے حلقہ سے باہر ہوں۔ اس لئے کہ وسیع پیانے پر ہونے والی شادیوں کی یہ تقریبات نہ صرف فضول خرچی اور اسراف کا سبب بن رہی ہیں بلکہ حکمرانوں کی شرکت سے سرکاری سرپرستی کا بھی تاثر پیدا ہوتا ہے۔ جس سے بہت سی معاشرتی قباحتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ معاشرتی اصلاحات کے ضمن میں تیار کردہ رپورٹ میں جہیز کی لعنت کے خاتمے کی راہ ہموار کرنے پر زور دیتے ہوئے کونسل نے کہا کہ شادی دراصل سنتِ رسولؐ ہے اور اسلامی معاشرے کی اخلاقی اقدار کے تحفظ کا بڑا ذریعہ ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے ملک مین بہت سی مشکلات اور پریشانیوں کا سبب بن رہی ہے۔ ہم نے ہندوؤں کے اثر سے جہیز، بری، مہندی اور نہ جانے کیا کیا خرافات اپنائی ہیں۔ جس کی وجہ سے بے شمار اخلاقی برائیوں کے ساتھ معاشی اور معاشرتی مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ کونسل نے کہا کہ جہیز اور بری کے تحائف اور دوسری رسومات مثلاً مہندی، تیل، مایوں وغیرہ اور مہمانوں کے کھانے اور تعداد پر کڑی پابندیاں لگائے بغیر کوئی چارہ نہیں ہو گا۔

دریں اثنا غمی اور مرگ کی دعوتوں کے اخراجات کے ضمن میں کونسل نے قرار دیا ہے کہ خوشی کے مواقع پر غیر ضروری دعوتوں کے اخراجات بھی شرعاً اسراف کے دائرے میں آتے ہیں۔ جن کی شریعت میں سختی سے ممانعت ہے۔ لیکن غمی یا مرگ کی دعوتوں کے اخراجات عموماً متوفی کے مال سے کئے جاتے ہیں جبکہ جس لمحہ کسی کی وفات ہوتی ہے اس کے اموال اس کے ورثاء کی ملکیت شمار ہوتے ہیں۔ اس لئے تدفین وتجہیز کے اخراجات کے علاوہ احباب کی دعوتوں کے اخراجات مشترکہ ترکہ میں نابالغ ورثاء کی حق تلفی کے زمرے

میں آتے ہیں۔ بالغ اگر اپنے حصہ میں سے اخراجات کریں تو وہ ان کی خوشی یا رضا سے کئے گئے شمار ہوں گے۔ جبکہ نابالغ ورثاء کی سن بلوغ میں دی گئی رضامندی بھی شرعاً جائز نہیں ہوتی۔ اس لئے ایسے غیر شرعی اخراجات کو روکنے کا بہترین ذریعہ غمی مرگ کی ان دعوتوں کے غلط رواج کو کلیتاً ختم کردینا ہی مصلحتِ عامہ ہے۔ ویسے بھی شریعت کا حکم ہے کہ جس گھر میں مرگ ہو جائے وہاں گھر والوں کو ان کے ہمسائے یا احباب تین روز تک کھانا مہیا کریں۔ چہ جائیکہ گھر والوں کو الٹا مہمانوں کے کھانے کے اہتمام کے تردد میں ڈال کر ان کو اسراف و تبذیر پر مجبور کیا جائے۔

لہذا کونسل سفارش کرتی ہے کہ غمی مرگ کی دعوتوں کے اخراجات کم سے کم رکھنے کیلئے ایسی دعوتوں مثلاً تیجا، ساتا، چالیسواں وغیرہ کی رسومات کو ختم کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(بہ شکریہ ''نوائے وقت'' لاہور ۵ اکتوبر ۲۰۰۱ء)

شہزادہ عبداللہ نے بلیئر کو سعودی عرب آنے سے روک دیا

سعودی حکام نہیں چاہتے کہ افغانستان پر حملے کرنے والے ملک کا سربراہ سعودی عرب آئے

دبئی (رائٹرز + کے پی آئی) سعودی عرب نے برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر کو سعودی عرب کا دورہ کرنے سے روک دیا ہے، وہ جنگی مشقوں میں مصروف برطانوی فوجیوں سے ملنے اومان پہنچے تھے۔ جہاں سے انہیں سعودی عرب بھی جانا تھا۔ تاہم برطانیہ سے اومان روانہ ہونے سے پہلے سعودی عرب نے ان کا استقبال کرنے سے معذرت کر لی۔ اخبار الشرق الاوسط کے مطابق سعودی حکام عالم اسلام میں اپنی حساس حیثیت کے باعث بہت احتیاط سے کام لے رہے ہیں اور نہیں چاہتے کہ افغانستان پر حملے کرنے والے ملک کے سربراہ سعودی عرب آئیں۔ ٹونی بلیئر کے ترجمان نے کہا کہ وزیر اعظم کا سعودی عرب جانا انتظامی اعتبار سے ممکن نہیں۔ اس پر بات چیت ہوئی ہے اور مستقبل قریب میں دورے کا انتظام ممکن ہے۔ اخبار نے کہا کہ ٹونی بلیئر نے سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ کو ٹیلی فون کر کے دورے کی ضرورت کے بارے میں قائل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ کے پی آئی کے مطابق سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ فلسطین کے متعلق اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے۔ فنانشل ٹائم نے سفارتی ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ گیارہ ستمبر کو امریکہ میں ہونیوالے دہشت گردی کے واقعات کے بعد سے امریکہ کی فلسطین کے متعلق خارجہ پالیسی میں خاصی تبدیلی آ گئی ہے۔ (روزنامہ جنگ۔ ۱۲ اکتوبر)